یوم جمہوریہ قومی تہوار

سید واجد علی شاہ

35 سیوا سدن بلاک کمپلیکس، 12 پہلی منزل، اسٹریٹ 1، منداولی، فاضل پور، دہلی۔92

یوم جمہوریہ ملک بھر میں منایا جانے والا قومی تہوار ہے۔ اس دِن کی اہمیت یہ ہے کہ حکومت ہند کا ایکٹ جو کہ ۱۹۳۵ء سے مروج تھا، منسوخ کیا گیا اور دستور ہند کا نفاذ ہوا۔ اُس دِن سے دستور ہند کی عمل آوری ہوئی۔ دستور ہند کو مکمل طور سے ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو مرتب کیا گیا تھا۔

ہمارا ملک تو ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہی آزاد ہو چکا تھا، لیکن ابھی جمہوریہ نہ بنا تھا۔ دِن گزرتے رہے، بے صبری بڑھتی رہی کیونکہ عوام کو اپنے حقوق چاہیے تھے۔ وہ عوام جس نے اپنی عزیز جانوں کے نذرانے پیش کیے تھے۔ اُس جنگ میں ملک کے بچے، جوان، بوڑھے سبھی نے حصّہ لیا تھا۔ اس آزادی کی جنگ میں مذہب و ملّت کا فرق نہ تھا۔ مذہب و ملّت کا جھگڑا بھلایا جا چکا تھا۔ فرقہ واریت کا مہلک مرض عام نہ ہوا تھا۔ مادرِ وطن کے سپوت ہمدردی، محبت، اخوت اور بھائی چارگی کے جذبوں سے سرشار اپنی دھن میں گائے جا رہے تھے۔

سرفروشی کی تمنّا اَب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

۲۶ / جنوری ۱۹۵۰ء کو دستور ہند کو عمل آوری کے لیے پاس کر دیا گیا۔ دستورِ ہند کی عمل آوری سے ہندوستان جمہوری طرز حکومت کی عمل آوری ہوئی۔ یہ دِن ہندوستانی عوام کے لیے نئی خوشیاں اور نئی اُمنگیں لے کر جلوہ گر ہوا اور یہ سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگا اور وہ جمہوری نظام پورے طور پر نافذ کر دیا گیا جس کا آغاز ۲۶ نومبر ۱۹۴۹ء کو ہوا تھا۔

۲۶ / جنوری سے ہمارا ماضی جڑا ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جس کو ہم سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔ ہم سب اس بات پر جتنا فخر کریں کم ہے کہ ہمارا ملک دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ آج کا یہ مسرت بھرا دِن ہی ہمیں بہت سی بھولی بسری کہانیوں کی یاد دلاتا ہے۔ ایسی کہانیاں جو وطن عزیز کی محبت میں اپنی جانیں قربان کرنے والے امر شہیدوں سے وابستہ ہیں۔

پیارے بچو! آؤ ہم اُن شہیدوں کی پاک روحوں کو آج سلام پیش کریں جن کی قربانیوں کی بدولت ہمیں ہر سال یوم آزادی اور یوم جمہوریہ جیسے

قومی تہوار منانے کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

آج کا یہ خوبصورت دِن ہمیں آپس میں میل جول رکھنے، بھائی چارے کا ماحول بنانے، دیش سے بھید بھاؤ کی لعنت مٹانے، بلا تفریق مذہب و ملّت ایک اور نیک ہوکر دیش کی آزادی اور جمہوریت کی حفاظت کا پیغام دیتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے وطن کی آبرو بچانے کے لیے تن من دھن کے ساتھ ہمیشہ تیار رہیں اور ایسا ماحول بنائیں جس سے ساری دنیا میں ہمارے وطن عزیز کا نام اونچا ہو اور ہم ایک سچّے جمہوری ملک کے باسی کہلانے کے حقدار بن سکیں۔

ہم چاہتے ہیں..... ہمارے دیش سے اونچ نیچ کا فرق مٹ جائے۔ بڑے چھوٹوں کا سہارا بنیں۔ غریبی کا خاتمہ ہوجائے۔ ہر آدمی کو زندہ رہنے کی سہولتیں حاصل ہوں۔ رشوت خوری، قتل و غارت گری جیسی برائیاں دم توڑ دیں۔ مذہب اور زبان کے نام پر دنگے نہ ہوں۔ امیر وغریب کو بے خوف ہوکر جینے کا حق حاصل ہوجائے اور پورے ملک میں امن وامان قائم ہو۔

ہمارے آئین کی دفعہ ۱۴اور ۱۵ قانون کی نظر میں سارے ہندوستانیوں کے برابر ہونے کی ضمانت دیتی ہے۔ آئین میں صاف طور پر درج ہے کہ کسی بھی ہندوستانی شہری کے ساتھ امتیاز نہیں برتے گی اور اگر وہ ہندوستان کے طول وعرض میں رہتے بستے ہوں تو مکمل تحفظ فراہم کرے گی۔ اِس سلسلے میں مذہب، رنگ ونسل، ذات پات، جنس اور مقام پیدائش کی بنیاد پر کسی طرح کا کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ ہمارے سیکولر آئین کے معمار ڈاکٹر امبیڈکر اور اُن کے بصیرت مند رفقائے کار نے جو آئین تیار کیا اُسی کا فیضان ہے کہ ہندوستان نے ایک سیکولر، لبرل اور متنوع جمہوریت کی حیثیت سے دنیا کے نقشے میں اپنا نام اور مقام پیدا کیا۔

ہندوستان صرف ایک ملک ہی نہیں ایک برصغیر ہے اور قوموں، تہذیبوں اور ثقافتوں کا سنگم ہے۔ ملک میں مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک ساتھ رہتے ہیں۔ درجنوں زبانیں ہیں۔ سیکڑوں بولیاں ہیں اور ہزاروں لہجے ہیں۔ ہمارا سماجی تانا بانا بھی ہر دوسرے کلو میٹر کے جغرافیائی دائرے میں الگ الگ روپ لیتے رہتا ہے۔ ہم اِس بات پر فخر کرتے ہیں کہ اتنی رنگارنگی ہونے کے باوجود ایک ساتھ رہتے ہیں شیر و شکر کی مانند آپس میں گھلے ہوئے ہیں۔ کثرت میں وحدت کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور خوش ہوجاتے ہیں۔ سیکولرزم اور ہندوستان کی تہذیب رنگارنگی اِس ملک کی خوبصورتی ہے۔ ملک کی جمہوریت اور دستور نے اِس رنگارنگی کو تسلیم کرتے ہوئے اِسے ارضِ وطن کا اٹوٹ حصّہ قرار دیا ہے۔

ملک بھر میں ہر ریاست، ضلع اور یہاں تک کہ اسکول اور مدارس میں یہ تقریب منائی جاتی

ہے۔ ملک کے باہر بھی، وہ ممالک اور مقامات جہاں ہندوستانی عوام رہتے ہیں، یہ تقریب منائی جاتی ہے۔

جب بات اسکولوں کی آتی ہے، تو رنگ برنگے کاغذی ڈیزائن سے اسکولوں کو سجایا جاتا ہے۔ اسکول کے باغ اور میدانوں کو بھی سجایا جاتا ہے۔ مقابلے رکھے جاتے ہیں۔ چاہے وہ مقابلے کھیل کے میدان کے ہوں یا پھر ادبی اور سائنسی۔ جیتنے والے طلبا کو انعامات اور اسناد (میرٹ سر ٹیفکیٹس) تقسیم کیے جاتے ہیں۔ این سی سی یا کوئی وِنگ اگر اسکول میں ہو جیسے۔ ائیر ونگ، اِسکاؤٹس اینڈ گائڈس، نیشنل گرین کور، یا پھر ایسا خصوصی گروپ ہو تو اِن کی پریڈ پیش کی جاتی ہے۔ قومی پرچم لہرایا جاتا ہے اور اُس کی سلامی دی جاتی ہے۔ تقاریر اور انعامات پھر ثقافتی (کلچرل) پروگرام وغیرہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

وطن عزیز کی راجدھانی نئی دہلی میں واقع رائے سینا ہلز اور صدر محل (راشٹر پتی بھون) کے قریب اس تقریب کا انعقاد ہوتا ہے۔ اسی علاقہ راج پتھ (شاہراہ) اور باب ہند انڈیا گیٹ بھی واقع ہے۔ اِس تقریب کی شروعات میں، وزیر اعظم گلدستوں سے باب ہند کے پاس، گمنام شہید فوجیوں کو خراجِ پیش کرتے ہیں اور فوجیوں کی شہادت کو یاد کیا اور خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ اِس کے صدر ہند اِس تقریب میں شریک ہوتے ہیں۔ ۱۹۵۰ء سے ہندوستان اپنی اِس تقریب میں دنیا کے مختلف ممالک کے صدور، وزرائے اعظم کو بحیثیت مہمان خصوصی مدعو کرتا آرہا ہے۔ مہمان ملک کی حیثیت سے اُس ملک کو مدعو کیا جاتا ہے جس کا تعلق ہندوستان کے ثقافتی، اِقتصادی اور سیاسی رجحانات پر مبنی ہے۔ صدر جمہوریہ ہند پریڈ کی سلامی لیتے ہیں۔ ساتھ ہی وطن کے اُن جاں باز نوجوانوں کو جنھوں نے ملک کے تحفظ میں اپنی جانیں قربان کردیں اُن کی بیواؤں یا اُن کے وارثان کو تمغوں اور خطابات سے نوازتے ہیں۔ بچے جنھوں نے کسی نہ کسی میدان میں کوئی بہادری دکھائی ہے انھیں بھی انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

بچو! جمہوریت پسندوں اور آئین پر یقین رکھنے والوں کی بدولت تو ہی آج کے دِن گلی گلی میں آزادی کے نغمے گونج رہے ہیں، ایسے خوبصورت ماحول میں آیئے ہم سب مل کر اپنے عزیز وطن کے پرچم ترنگے کو اتنا بلند کریں کہ ہمالیہ کی بلندیاں بھی مات کھا جائیں۔ آیئے ہم سب مل کر اس ملک سے تعصب فرقہ پرستی، کٹّر پسندی اور ذات پات کو ختم کرنے کا عہد کریں اور ایک دوسرے کو گلے لگا کر یوم جمہوریہ کی تقریب کو یکجہتی اور اتحاد کی عید میں تبدیل کردیں۔

○○